33743 ـ قربانی کرنے والے کے اہل وعیال عشرہ ذی الحجہ میں اپنے بال اورناخن وغیرہ کاٹ سکتے ہیں

سوال

جب مرد نے قربانی کرنی ہوتوکیا اس کی بیوی اوربچوں کے لیے ذی الحجۃ کا چاند نظر آنے کےبعد اپنےبال اورناخن وغیرہ کاٹنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جی ہاں ایسا کرنا جائز ہے ، اورسوال نمبر (36567) کے جواب میں یہ بات بیان ہوچکی ہے کہ قربانی کرنے والے شخص کےلیے اپنے بال اورناخن یا جسم کے کسی بھی حصہ سےکچھ کاٹنا حرام ہے ، اوریہ حکم صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے جس نے قربانی کرنی ہو، آپ اس کی تفصیل وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اورقربانی کرنے والے کے اہل وعیال پرکچھ نہیں ، اورعلماء کرام کے صحیح قول کے مطابق انہیں بال اورناخن کاٹنے سے منع نہیں کیا جائیگا ، بلکہ یہ حکم توصرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے جس نے اپنے مال میں سے قربانی خریدی ہے ۔ اھـ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (2 / 316) ۔

اوراللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) کے فتوی میں ہے کہ :

جوشخص قربانی کرنا چاہے اس کے حق میں یہ مشروع ہے کہ وہ ذی الحجۃ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اورناخن اپنے جسم کےکسی بھی حصہ سے کوئي بھی چیز نہ لے ، اس کی دلیل امام بخاری کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت کی روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ام سلمہ رضي اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اورتم میں سے کوئي ایک قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوتووہ اپنے بالوں اورناخن (کے کاٹنے) سے رک جائے) ۔

اورابوداود اورمسلم کے الفاظ یہ ہیں :

(جس کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئي قربانی ہو توجب ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تووہ قربانی ذبح کرنے تک وہ اپنے بال اورناخن نہ کاٹے)

سنن ابوداود حدیث نمبر (2791) صحیح مسلم حدیث نمبر (1977)

چاہے وہ قربانی خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یا پھر اسے ذبح کرنے میں کسی اورکووکیل بنائے ، لیکن جس کی جانب سے ذبح کی جارہی ہے اس کےحق میں مشروع نہیں ، کیونکہ اس میں کوئي چيز وارد نہیں ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 397) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " الشرح الممتع میں کہتےہیں :

جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے اس کےلیے (بال وغیرہ) کاٹنے میں کوئي حرج نہیں ، اس کی دلیل مندرجہ ذيل ہے :

1 ۔ حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ یہ حرمت صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے ، تواس بنا پرتحریم گھر کے سربراہ کے ساتھ مختص ہوگی ، لیکن اہل وعیال پریہ حرام نہیں ہوگا ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم قربانی کرنے والے کےساتھ معلق کیا ہے ، لھذا اس کا مفہوم یہ ہوا کہ جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے اس کےلیے یہ حکم ثابت نہیں ہوتا ۔

2 ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے لیکن ان سے یہ یہ منقول نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں کوبھی یہ فرمایا ہو ، تم اپنے بال اورناخن اورجسم کےکسی بھی حصہ سے کچھ بھی نہ کاٹو ، اگران پریہ حرام ہوتا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس سے منع کرتے ، اور راجح قول یہی ہے ۔ اھ

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین رحمہ اللہ (7 / 530)

واللہ اعلم .